Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date: __/__/20__

دعیہ النشائیہ

سوال نمبر ۲:

اسلام میں عقیدہ رسالت کی ...... اہمیت بیان کریں۔ ......

جواب:

رسالت کا مفہوم:

رسالت عربی زبان [illegible] کے لفظی معنی ہیں پیغام پہنچانا / پیغام اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں رسالت سے مراد اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہے۔ عقیدہ رسالت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں شامل ہے جن پر ایمان لانا [illegible] اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف اقوام کے پاس رسول بھیجے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا

سورۃ النحل : ۲۱

ترجمہ:

"اور ہم نے اٹھائے ہیں ہر امت میں رسول۔"

رسالت کی ضرورت:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے [illegible] سے رسول بھیجے۔ کیونکہ انسان کی رہنمائی کے لیے انسان ہی [illegible] رسول [illegible] عقل [illegible] قرآن [illegible] ارشاد [illegible]

24

CamScanner

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date: __/__/20__

حصہ انشائیہ

سوال نمبر ۲:

اسلام میں عقیدۂ رسالت کی .... اہمیت بیان کریں۔

جواب:

رسالت کا مفہوم:

رسالت کے لغوی معنی ہیں "پیغام پہنچانا" اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں رسالت سے مراد اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہے۔ عقیدہ رسالت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں شامل ہے جن پر ایمان لانا بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف اقوام کے پاس رسول بھیجے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

Need? Qualities of Prophets?

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا

سورۃ النحل: ۲۱

ترجمہ:

"اور ہم نے اٹھائے ہیں ہر امت میں رسول۔"

رسالت کی ضرورت:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انسانوں ہی میں سے رسول بھیجے۔ کیونکہ انسان کی رہنمائی کے لیے انسان ہی رسول ہو سکتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

Date: __/__/20

تشریح:

"اور اتاری ہم نے تجھ پر یہ یادداشت کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے۔"

— سورہ النحل : ۴۴

پیغام الٰہی فرشتوں کے ذریعے بھی بھیجا جا سکتا تھا پر محض پیغام بھیجنے سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے اس عظیم مقصد کی تحصیل و تکمیل کے لیے لازم تھا کہ اس پیغام کو بنی نوع انسان ہی کا ایک فرد لے کر آئے جو کہ انسان کامل ہونے کے باوجود انسان اور بشر ہو۔ اس کو مشکلات اور مجبوریوں کا اسی طرح سامنا کرنا پڑے جس طرح اس کی امت کے معمولی فرد کو۔ اور جو ساری دنیا کے سامنے ایک ایسی سوسائٹی کو بطور مثال رکھ دے جس کا اجتماعی نظام اسی پیغام الٰہی کے منشا کی شرح ہے۔

انفرادی زندگی پر رسالت کے اثرات

۱) جذبہ اطاعت کی بیداری:

اطاعت رسول ہر امتی کے لیے لازم اور ضروری ہے۔ اس سے جذبہ اطاعت پیدا ہوتا ہے۔ ہر اچھے کام کی طرف اس کا رجحان بڑھتا ہے۔ اسے برائی سے روکنا اور اچھائی کی طرف مائل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

۲) خودسری کا خاتمہ:

رسالت کے ساتھ نہ صرف جذبہ اطاعت پیدا ہوتا ہے بلکہ یہ انسان میں موجود خودسری اور خودپسندی کو بھی ختم کرتا ہے۔ اور اس میں تواضع اور انکساری جیسی خصوصیات پیدا ہوتی ہیں۔

CamScanner

Date: __/__/20

۳) کردار کی پاکیزگی

رسالت اللہ کی تعلیمات کو انسانیت تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور یہ تعلیمات عمل و فکر کی پاکیزگی کا درس ہیں چنانچہ رسالت انسان کو پاکیزہ کردار دیتی ہے۔ اور اس کو رذائل سے بچاتی ہے۔

اجتماعی زندگی پر اثرات:

رسالت جہاں انسان کی انفرادی زندگی پر اثرانداز ہوتی ہے، وہاں اس کی اجتماعی زندگی کو بھی متاثر کرتی ہے۔

۱) فلاح انسانیت:

رسالت انسان کو اخوت، محبت، تعاون، ایثار، احسان وغیرہ جیسے میٹھے درس دیتی ہے اور معاشرہ کو امن و سکون کا گہوارہ بناتی ہے۔ نیز یہ کہ رسالت نے انسان کو دنیا اور آخرت کے فلاح کے حصول کی ترغیب دی ہے۔

۲) جماعت بندی:

رسالت کے بغیر ہر طرف انتشار ہی انتشار ہوتا، ہر ایک کی سوچ الگ ہونے کی بنا پر کسی نقطہ پر اتفاق ہونا ناممکن ہو جاتا۔ رسالت سے ایک خوبصورت معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

۳) فسادات کا خاتمہ:

رسالت افراد کی خودسری ختم کرتی ہے، ان کے کردار کو پاکیزہ بناتی ہے اور ان میں اجتماعیت کا شعور پیدا کرتی ہے۔ اس سب سے معاشرے سے فسادات ختم کرتی ہے۔

Conclusion missing.

Date: __/__/20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

سوال نمبر ۴:

اسلام میں صدقات اور زکوٰۃ .... تجزیہ کریں۔

جواب:

صدقہ اور زکوٰۃ کے لغوی معنی:

زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں "نشوونما پانا، بڑھنا، زیادہ ہونا، برکت، پاکیزگی"۔ جبکہ صدقہ کا لفظ 'صدق' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں 'سچائی'۔ کیونکہ صدقہ کرنے والے کے ایمان کی سچائی اور صدق کی دلیل ہے۔

شرعی تعریف:

اللہ تعالیٰ کی جانب سے واجب اور فرض کردہ زکوٰۃ شریعت کے حساب کے مطابق مستحقین کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا نام زکوٰۃ ہے۔

جبکہ صدقہ، اللہ کے راستے میں وہ مال خرچ کرنا جو شریعت نے واجب نہیں کیا۔ اور بعض اوقات واجب کردہ زکوٰۃ پر بھی صدقے کا اطلاق ہوتا ہے۔

صدقہ اور زکوٰۃ میں فرق:

۱) • زکاۃ کچھ معین اشیاء پر فرض ہے جیسا کہ "سونا، چاندی، غلہ، کھیتی، پھل، تجارتی سامان، اونٹ، گائے، بکری وغیرہ۔

• لیکن صدقہ کسی معین چیز میں واجب نہیں بلکہ اسی میں ہے جس میں انسان بغیر کسی تحدید کے صدقہ کرے۔

۲) • زکوٰۃ کے لیے کچھ شرائط ہیں مثلاً سال کا پورا ہونا، نصاب کا مکمل ہونا اور مال میں مقدار محدود ہے۔

CamScanner

Date: __/__/20__ Mon Tue Wed Thu Fri Sat

• صدقے میں کوئی شرط نہیں۔ یہ کسی بھی وقت اور کسی بھی مقدار میں کیا جا سکتا ہے۔

3) • زکاۃ میں اللہ تعالیٰ نے واجب اور فرض کیا ہے کہ یہ معین کردہ اصناف اور قسم میں ہی صرف کی جائے۔ لہٰذا ان کے علاوہ کسی اور جگہ پر زکاۃ صرف کرنی جائز نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"زکوٰۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔"

— سورۃ التوبہ: 60

• لیکن صدقہ آیت میں مذکور اقسام اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی دینا جائز ہے۔

4) • زکوٰۃ کفار یا مشرکین کو دینا جائز نہیں ہے۔

• صدقہ کفار یا مشرکین کو دیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ:

"اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔"

— سورۃ الانسان: 8

Date: __/__/20

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ہر نیکی اور بھلائی صدقہ ہے۔"

- الحدیث

اخلاقی اور روحانی اثرات:

۱۔ مال کا پاک ہونا

زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ اپنے مال کو اطمینان قلب کے ساتھ اپنے جائز تصرف میں لا سکتا ہے۔

۲۔ تزکیہ نفس

اپنے ہاتھ اور اپنی خوشی سے جب انسان اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالتا ہے تو اس سے مال کی محبت کم ہو جاتی ہے بخل اور کنجوسی ختم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار ہوتا ہے۔ اور برائیوں سے اجتناب کرتا ہے۔ مال کی محبت بہت سی اخلاقی برائیوں کو جنم دیتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"اے نبیؐ! ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) لیجیے جس کے ذریعے آپؐ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔"

- القرآن

۳۔ اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے

زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے

Date: __/__/20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجات اور مغفرت اور بہترین رزق ہے۔"

- سورۃ انفال : ۳، ۴

سماجی اثرات:

دولت گردش میں آتی ہے

کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ دولت صرف کچھ دولت مندوں تک ہی محدود نہ رہے بلکہ معاشرے میں گردش کرے۔ زکوٰۃ کے ذریعے دولت گردش میں آتی ہے جس سے ملکی معیشت ترقی کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:
"تاکہ وہ (مال) تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔"

سرمایہ کاری میں اضافہ

اگر مالدار شخص اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھا رہے اور کسی کاروبار میں نہ لگائے تو اس کا مال گھٹتا رہے گا اور کوئی بھی ہوش مند اس صورت کو پسند نہیں کرے گا، چنانچہ وہ اپنے مال کو کسی منافع بخش کاروبار میں لگائے گا۔ اس طرح ملک میں سرمایہ کاری کا رجحان بڑھتا ہے۔

CamScanner

Date: __/__/20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

سماجی تحفظات کی فراہمی

زکوٰۃ کی بدولت ریاست اس قابل ہوتی ہے کہ افراد معاشرہ کو سماجی تحفظات فراہم کر سکے۔ اگر انہیں سماجی تحفظات حاصل ہوں گے تو وہ اطمینان کے ساتھ ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

جرائم میں کمی

اگر معاشرے کی صورت یہ ہو کہ ہر شخص کو تنہا اپنی بقاء کی جنگ لڑنی پڑے تو وہ اپنے اہل خانہ کے مستقبل کے لیے دولت جمع کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ دولت کے حصول کے لیے جرائم کا انتخاب کرے گا۔ اگر اس کی اور اس کے اہل خانہ کی ضروریات پوری ہوتی رہیں گی تو اسے جرم کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

سوال نمبر ۶:

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق .... وضاحت کریں۔

جواب:

تعارف:

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اسلامی ریاست ان کی الگ حیثیت کو تسلیم کو تسلیم کرتی ہے اور ان کے الگ تشخص کو برقرار رکھنے پر زور دیتی ہے اور عملی طور پر بھی ان کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ اسلام مذہبی امتیازات کی اساس پر شہریوں کی درجہ بندی کر دیتا ہے اور مخصوص معاملات میں حقیقت پسندی کا مظاہرہ

Date: __/__/20

لیے ضروری غیر مسلم رعایا کے حقوق کا تعین کر دیتا ہے تاکہ کسی بھی طرح کے حالات میں مفادات کے تصادم کی صورت درپیش نہ ہو۔

زندگی کے مختلف شعبوں میں اقلیتوں کے حقوق:

۱) جان و مال کا تحفظ:

اسلام غیر مسلموں کو زندگی اور شخصی تحفظ کا پورا پورا حق دیتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے ذمی کا خون مسلمان کے خون کے برابر ہے۔ مثال کے طور پر نبی کریم ؐ کے زمانے میں ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کر دیا۔ تو آپ ؐ نے قاتل کو سزائے موت کا حکم سنایا۔

۲) مذہب کی آزادی:

عقائد کے معاملے میں اسلام کے اندر کوئی جبر کی گنجائش نہیں۔ غیر مسلموں کو اس بات کا پورا حق ہے کہ وہ اپنے عقائد کے مطابق اپنی عبادات اور مذہبی رسومات ادا کریں۔ غیر مسلموں کو ان کے قصبوں اور بستیوں میں عبادت گاہیں بنانے کی بھی اجازت حاصل ہے۔

۳) دیگر مراعات سے استفادہ:

تمام دوسرے شہریوں کی طرح غیر مسلموں کو بھی اسلامی ریاست میں تمام سہولتوں سے استفادہ حاصل کرنے کا حق ہے۔ حصول تعلیم کے لیے اداروں کے دروازے ان پر عام شہریوں کی طرح کھلے ہیں۔ اور وہ اپنے الگ تعلیمی ادارے بھی قائم کر سکتے ہیں۔

۴) سیاسی نمائندگی کا حق:

غیر مسلموں کو کچھ سیاسی حقوق بھی حاصل ہیں۔ عام

Date: __/__/20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

شہریوں کی طرح انہیں بالغ رائے دہی کی اساس پر ووٹ کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح وہ اسمبلیوں میں اپنے منتخب کردہ نمائندے بھی بھیج سکتے ہیں۔

۱۵) جزیہ:

جزیہ عائد کرتے وقت غیر مسلموں کی مالی حالت کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ نیز اس کی وصولی میں بھی نرمی برتی جاتی ہے۔

5